بسم الله الرحمن الرحيم

ليخرج الذين آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات إلى

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

النور



مسجد بیت الرحمٰن

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published by the **Ahmadiyya Movement in Islam,** Inc.
2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC 20008. Ph: (202)232-3737
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Chauncey, OH 45719

NON PROFIT ORG.
U.S. POSTAGE
P A I D
CHAUNCEY, OHIO
PERMIT # 1

Ahmadiyya Movement in Islam, inc.
P. O. Box 226
CHAUNCEY, OH 45719



افسر رابطہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور
جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں اپنے رفقاء کے ہمراہ میٹنگ میں مصروف



چیئرمین مسجد کمیٹی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب چند ممبران مسجد کمیٹی کے ہمراہ

مسجد کے متعلق قرآن کریم کی چند آیات کریمہ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا
اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ
يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ
فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ البقرہ ۲

اور اس (شخص) سے بڑھ کر کون ظالم (ہو سکتا) ہے جس نے اللہ کی مساجد (لوگوں کو) روکا کہ اُن میں اس کا نام لیا جائے اور اُن کی ویرانی کے درپے ہو گیا اِن (لوگوں) کے لیے مناسب نہ تھا کہ اُن (مساجد) کے اندر داخل ہوتے مگر (خدا سے) ڈرتے ہوئے اُن کے لیے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور آخرت میں (بھی) اُن کے لیے بڑا عذاب (مقدّر) ہے

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ البقرہ ۲

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لیے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن (کا مقام) بنایا تھا اور (حکم دیا تھا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک (اور صاف) رکھو۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ
فِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ التوبہ ۹

(ایسے) مشرکوں کو (کوئی) حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ اپنی جانوں پر (خود) کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت چلے گئے اور وہ آگ میں ایک لمبے عرصہ تک رہتے چلے جائیں گے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى
اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ التوبہ ۹

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ
بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ التوبہ ۹

اور وہ لوگ جنھوں نے ایک مسجد نقصان پہنچانے اور کفر کی تبلیغ کرنے اور مومنوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لیے بنائی ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے لڑ چکا ہے اس کے لیے کمین گاہ مہیّا کرنے کے لیے۔ وہ ضرور قسم کھائیں گے (کہ) اس مسجد کے بنانے سے ہمارا ارادہ صرف نیکی کرنا تھا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹ بول رہے ہیں۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ
يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ التوبہ ۹

(اے نبی!) تو اس (مسجد) میں (کبھی) کھڑا نہ ہو۔ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں (جماعت کرانے کے لیے) کھڑا ہو۔ اس میں (آنے والے) ایسے لوگ ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ بالکل پاک ہو جائیں۔ اور اللہ کامل پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ
بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۷﴾ الحج ۲۲

اور یاد کر جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقعہ دیا اور کہا کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں کے لیے اور رکوع کرنے والوں کے لیے اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۸﴾
الحج ۲۲

اور تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں۔ پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دُبلی ہو گئی ہو (ایسی سواریاں) دُور دُور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔

اِلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ
يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ
مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ
اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ الحج ۲۲

(یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا اور اگر اللہ ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور متفرق معابد اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا۔ اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ
حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾
العنکبوت ۲۹

کیا انھیں معلوم نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکّہ) کو امن کی جگہ بنا دیا ہے اور ان لوگوں کے اردگرد سے (یعنی مکّہ کے باہر سے) لوگ اُچک لیے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ جھوٹ پر تو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

مسجد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

جعلت لی الارض مسجدًا وطهورًا
(بخاری)

یعنی ساری زمین میرے لئے بطور مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی ہے۔

احب البلاد الی الله مساجدها و ابغض البلاد الی الله اسواقها۔
(مسلم)

یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بستیوں کی سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

انّما هی لذکر الله تعالیٰ وقراءة القرآن
(مسلم)

کہ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کیلئے ہوتی ہیں۔

ایڈیٹر: ظفر احمد سرور
نائبین: سید عظیم احمد فرخ
میاں محمد اسماعیل وسیم
عبدالشکور احمد

اکتوبر ۱۹۹۴ء
اخاء ۱۳۷۳ ہش
ربیع الآخر / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ ھ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات

ایمان اور معرفت میں ترقی

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں" (آسمانی فیصلہ)

"تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔" (اشتہار)

روحانی فوائد اور ثواب

"اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

"اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لیے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن)

صالحین کی صحبت سے فیض

"... ایک غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے ... اس غرض کے حصول کے لیے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔" (آسمانی فیصلہ)

دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

"اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لیے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ دینِ حق کے قبول کرنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔" (اشتہار)

نئے احباب سے تعارف

"اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ کر اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔" (آسمانی فیصلہ)

رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

"اس جلسہ میں تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لیے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لیے بدرگاہِ حضرت عزّت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی" (آسمانی فیصلہ)

وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے گی۔" (آسمانی فیصلہ)

حضرت اقدس ؑ کی دعاؤں میں شرکت

جو دوست ہر قسم کا حرج کر کے بھی اس بابرکت اجتماع پر تشریف لائیں گے وہ حضور کی اس کی اس دعا میں شریک ہوں گے جو حضور نے جلسہ کے لیے آنے والوں کے حق میں خدائے عزّوجل کے حضور خاص طور پر کی ہے اور جس سے اس جلسہ کی اہمیت اور عظمت پر روشنی پڑتی ہے حضور فرماتے ہیں:

"بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔"

مسجد خدا کا گھر ہے

دوست جب مسجد میں آئیں تو عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ اس سلسلے میں حضرت مصلح موعودؓ نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مساجد خدا کا گھر کہلاتی ہیں اور مساجد وہ مقام ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں مگر لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو وہ ہزار قسم کی بکواس کرتے ہیں آپس میں دنیوی معاملات پر لڑتے جھگڑتے ہیں… انہیں تو چاہیے تھا کہ جب تک مسجد میں رہتے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کی زبانیں تر رہتیں مگر وہ بجائے ذکر الٰہی کے دنیوی امور میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب بن جاتے ہیں… تعجب آتا ہے کیوں ابھی تک لوگوں کو اتنی موٹی بات بھی معلوم نہیں ہوئی کہ انہیں مساجد کا احترام کرنا چاہیئے اور لغو باتوں کی بجائے ذکر الٰہی میں اپنا وقت گزارنا چاہیئے" (تفسیر کبیر سورہ الفجر 542)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ارشاد

9 اکتوبر 1980 کو مسجد بشارت اسپین کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا۔

"مسجد ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں۔ خواہ وہ غریب ہوں یا امیر۔ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ… اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے ہمیں انکساری سکھاتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ انسانیت کا یہی تقاضہ ہے

(دورہ مغرب۔ صفحہ 544)

مسجد کے اعلیٰ اغراض و مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آج ہم نے آپ کو اعلیٰ مذہبی اور روحانی اقدار سکھانے کی غرض سے از سر نو دریافت کیا ہے… اور جماعت احمدیہ دم نہیں لے گی جب تک اس پورے براعظم کو محبت اور پیار اور عقل و دانش اور مضبوط عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ جیت نہ لے۔

- یہ ایک روحانی فتح کا پروگرام ہے جس کا جغرافیائی اور سیاسی غلبہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

- یہ ایک دل جیتنے کا منصوبہ ہے جس کا جبر و اکراہ سے کسی قسم کا واسطہ نہیں۔

- یہ ایک عقل اور دلیل کی جنگ ہے جس کا تیر و تفنگ اور توپوں اور راکٹوں سے کوئی بعید کا بھی علاقہ نہیں۔

- یہ ایک امن کا پیغام ہے جو دلوں کی راجدھانی سے تعلق رکھتا ہے۔

- یہ ایک نئی تہذیب اور نئے تمدن کے نفاذ کا سوال ہے جو اس زمانہ کے تمام مسائل کا حل اور مادی دور کی ہر بے چینی کا علاج پیش کرتا ہے۔

- یہ انسان کو از سر نو انسانیت کی اعلیٰ اقدار سکھانے اور اسے حیوانی سطح سے ایک مرتبہ پھر انسانی سطح تک بلند کرنے کی ایک مہم ہے۔ جو سخت جانکاہی اور جاں سوزی اور صبر اور استقلال کا تقاضہ کرتی ہے۔

- یہ انسان کو انسانیت سکھانے کے بعد اسے اپنے رب اور اپنے خالق سے ملانے کا ایک عظیم پروگرام ہے جو صرف اس دنیا میں ہی وصل خداوندی کے وعدوں پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں ہی وصل الٰہی کی ایک قوی امید دلاتا ہے۔ اور اپنی تائید میں قطعی شواہد پیش کرتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ اس راستہ پر چل کر پہلے بھی ہزارہا بندگان خدا باخدا اور خدا نما انسان بن گئے۔"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تیرے گھر کے دروازے تیری تمام مخلوق پر ہمیشہ وا رہیں گے

اسلام کی سچائی کا ثبوت بھی اس کی تعلیم میں مضمر ہے

دنیا کے تمام مصائب اور تمام مسائل کا حل ایک اور صرف ایک ہے کہ وہ اپنے خالق اور اپنے مالک اور اپنے رب کی طرف لوٹ آئے

مسجد بشارت (اسپین) کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔ اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں۔ اسی کی حمد سے میرا دل لبریز ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو رحمن ہے جو رحیم ہے جو زمین اور آسمان کا اور ہر اس شئی کا جو ان کے درمیان ہے مالک ہے۔ اور ہر عارضی ملکیت بھی بالآخر اسی کی طرف لوٹائی جائے گی اور نہ کوئی عارضی مالک رہے گا اور نہ کوئی مستقل۔ مگر وہی ایک واحد و یگانہ ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ خالصۃً اس کی عبادت کی خاطر آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اور اسی سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ اس کی ہدایت اور اس کی مدد کے بغیر کوئی نہیں جو اس کی سچی عبادت کی توفیق پا سکے۔ پس ہماری روحیں آج اسی کے حضور سربسجود ہیں اور اسی کو پکارتی ہوئی اس کے آستانہ الوہیت پر گرتے ہوئے یہ التجا کرتی ہیں کہ اے وہ جو تمام ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر قائم رکھ۔ یہاں تک کہ ہم اس انجام کو پہنچیں جو راستبازوں کا انجام ہے۔ یعنی اس سیدھی راہ پر چلنے والوں کا انجام جن پر تو نے انعام فرمایا اور جو تیرے حضور آخر تک راستباز ٹھہرے۔ اے ازلی و ابدی خدا! جو ہر نور کا منبع اور ہر ہدایت کا سرچشمہ ہے، ہمیں ان بدنصیبوں کے انجام سے، بچا جو ایک بار تیری سیدھی راہ پر چلنے کے باوجود اس راہ کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے اور تیرے انعام کی بجائے تیرے غضب کا مورد ٹھہرے اور ان گم کردہ راہوں کے انجام سے بھی بچا جو چند قدم تیری راہ پر چلنے کے بعد اس راہ کو چھوڑ بیٹھے اور تیری ہدایت کے نور سے عاری ہو کر شیطان کے ظلماتی راستوں پر بھٹک گئے۔

آج اس مسجد کے افتتاح کے دن، ہمارے دل حمد و ثناء سے لبریز ہیں اور اسی کا ذکر ہماری زبانوں سے جاری ہے اور اسی کی یاد ہمارے جسم و جان کے ہر ذرہ میں رچ بس گئی ہے اور ہمارے وجود مجسم دعا بن چکے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ان تمام ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق بخش اور ان اعلیٰ اقدار کی حفاظت کی طاقت بخش جو ہر اس مسجد کے ساتھ وابستہ ہیں جو خالصۃً تیرے نام پر تیری ہی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ وہ اعلیٰ اقدار کیا ہیں؟ یہی کہ تیرے گھر کے دروازے تیری تمام مخلوق پر ہمیشہ وا رہیں گے اور بلا تمیز رنگ و نسل تمام وہ لوگ جو تجھے واحد و یگانہ جانتے ہوئے تیری چوکھٹ پر جھکنے کے لئے آتے ہیں تیرے گھر تک رسائی پائیں اور کوئی نہیں جو انہیں اس میں داخل ہونے اور اس میں عبادت سے روک سکے ہاں وہ فتنہ پرداز اور شریر لوگ جو عبادت کی بجائے فساد کی نیت سے تیرے پاک گھر میں داخل ہونے کی کوشش کریں ہم ان کا معاملہ تجھ پر ہی چھوڑتے ہیں اور تجھی سے التجا کرتے ہیں اور تجھی پر توکل رکھتے ہیں کہ ان کے ناپاک قدم تیرے پاک گھر کو گندہ کرنے کی توفیق نہ پائیں۔ اے خدا! ہمیں توفیق بخش کہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ یاد رکھیں جو ہر اس مسجد کے ساتھ وابستہ ہے جو خالصۃً تیرے ہی ذکر کو بلند کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صلح اور امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور مساوات اور اخوت اور محبت کا پیغام ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا خدا ایک ہے۔ اے ایک خدا کے پوجنے والو! تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ اور ہر نفرت اور ہر بغض اور ہر کینہ کو اپنے دلوں سے نکال دو اور ہر اس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے اور انسان کو انسان سے جدا کرنے والی بات ہے۔ یہ مسجد پانچ وقت بلند اذانوں کے ذریعے تمہیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے اور تم سب اسی ایک خدا کے بندے ہو۔ ہر بڑائی اسی کے لئے ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تم سب کی عبادت کے لائق ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی ایک ہو جاؤ تو اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! تم اس واحد یگانہ خدا سے اپنا تعلق جوڑ لو جو تم سب میں مشترک اور تم سب کا ایک ہی خدا ہے۔

ہر مسجد جو خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح و تحمید اور اس کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے، ہمیں اس عظیم خطبہ کی یاد دلاتی ہے جو خدا کے بندے اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل آخری حج کے موقع پر دیا۔ یہ وہی تاریخی خطبہ ہے جو ہمیں توحید کے فلسفے سے آگاہ کرتا ہے اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے تقاضے خوب کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ یہ وہ خطبہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ خالق کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مخلوق کے حقوق بھی نہ ادا کئے جائیں۔ یہ وہ خطبہ ہے جو تمام وہ حقوق گنواتا ہے جو اس کے ہر ایک بندے کے اس کے دوسرے بندوں پر ہیں۔ اور ہمیں سمجھاتا ہے کہ اگر تم مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرو گے تو صرف مخلوق ہی سے نہیں بلکہ خالق سے بھی کاٹے جاؤ گے۔ یہ وہ زندہ جاوید خطبہ ہے جو وقت کی دست و برد سے آزاد ہے چودہ برس گزرنے کے بعد آج بھی اسی طرح تازہ اور شاداب ہے اور زندہ و تابندہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر موجود سوا لاکھ پرستاران توحید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اَیُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اٰبَاءَکُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ وَلَا لِاَعْجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ ۔ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ ۔ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ دَمٍ وَمَالٍ وَمَاْثَرَةٍ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمِیْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا ۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا ۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا ۔ دِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ ۔ اَلَا اِنَّ کُلَّ رِبًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ ۔ اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَائِکُمْ حَقًّا ۔ وَلَهُنَّ عَلَیْکُمْ حَقًّا ۔ اَرِقَّائَکُمْ اَرِقَّائَکُمْ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاَکْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ ۔ اِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ ۔

یعنی " اے انسانو! سن لو کہ تم سب کا خدا ایک خدا ہے ۔ اور تم سب کا جد امجد بھی ایک ہی ہے ۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی عجمی کو عربی پر برتری حاصل ہے ۔ نہ ہی سفید کو سیاہ پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ ہی سیاہ کو سفید پر ۔ سن لو کہ انسانی جان کی بے حرمتی یا مال کی بے حرمتی یا ایک انسان کا دوسرے پر جو ترجیحی سلوک جاہلیت میں قائم تھا میں آج قیامت کے دن تک کے لئے اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں خبردار! کوئی حق تلفی نہ کرو ، کوئی حق تلفی نہ کرو ، کوئی حق تلفی نہ کرو ۔ جاہلیت کے زمانہ کے خون در خون کے انتقام کا سلسلہ موقوف کیا جاتا ہے ۔ جاہلیت کے تمام سود (جو حقوق انسانی کے استحصال کا ذریعہ تھے) موقوف کئے جاتے ہیں ۔ عورتوں کے حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔ جس طرح تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں بالکل اسی طرح عورتوں کے تم پر حقوق ہیں ۔ قیدیوں کا خیال رکھو ، قیدیوں کا خیال رکھو جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ اور جیسا لباس خود پہنتے ہو ویسا ہی ان کو پہناؤ ۔ اور یاد رکھو کہ تمہاری جان اور تمہارے مال اور تمہاری عزت کی حرمت تم پر واجب کر دی گئی ہے ۔ اس روز تک کہ تم اپنے رب سے ملو ۔ "

یہ وہی پیغام ہے جس کی حفاظت کے لئے اور جس کی روح کو از سرنو زندہ کرنے کے لئے غلامان محمد میں سے خدا تعالیٰ نے ایک عظیم غلام کو اس زمانہ کا امام بنا کر مبعوث فرمایا ۔ تاکہ وہی نیک باتیں ہمیں یاد کروائے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں ہیں اور اپنے پاک نمونہ سے ویسی ہی ایک جماعت پیدا کرے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت تھی ۔ اور از سرنو پاک اسلامی تعلیم کو انسانی اعمال کے سانچے میں ڈھال دے ۔ میری مراد اس عظیم غلام سے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر مہدی اور مثیل مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور جو امت محمدیہ کے لئے حیات نو کا پیغام لایا اور کل عالم کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے اس نے ایک عظیم مہم کا آغاز فرمایا اور اس جماعت کی بنیاد ڈالی جو اسلام اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کا نام جماعت احمدیہ ہے ۔ آپ نے اس دور کے انسان کو مخاطب کر کے فرمایا ۔

" وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ایک بندہ کا فرض ہے ۔ وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے ۔ اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے ۔ خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے ۔... پس جب کہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی ان ہی اخلاق کی پیروی کریں ۔ "
(پیغام صلح)

پھر فرمایا:

" اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو ۔ " (کشتی نوح)

اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے یہ وضاحت کی کہ ۔

" میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے ۔ ان ہی معنوں میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں ۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں ۔ اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بلاؤں ۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے ۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر ۔ " (اربعین

اپنی جماعت کو تاکیدی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے ہدایت کی کہ ۔

" میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے

پرہیز کریں ۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ پہنا دیا ہے ۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے ۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے ۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو ۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے ۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو ؟ نہیں بلکہ اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے ۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں ۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو ۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو ۔ " (اسلام و جہاد)

غرض اسلام کے اس محبت بھرے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان خواہ کسی رنگ و نسل و ملک سے تعلق رکھتا ہو ، کوئی زبان بولتا ہو ایک ہی خدا کی تخلیق ہے ۔ وہ ہمارا خدا جس کو ہم اللہ کے نام سے پکارتے ہیں ہر انسان کا خدا ہے ۔ وہ سب قوموں اور ملکوں پر مہربان ہے ۔ سب انسان اس کی نظر میں برابر اور بھائی بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ وہ بہت ہی رحم کرنے والا ، بہت ہی شفقت کرنے والا اور بہت ہی قدرتوں کا مالک خدا ہے ۔ جو اس کی طرف جھکتا ہے اور اس سے مانگتا ہے وہ اللہ اس پر بہت فضل کرتا ہے ، بہت رحم کرتا ہے ۔ آج انسانیت ایک عالمگیر اور خوفناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے جس سے بچنے کی تمام انسانی کوششیں بظاہر ناکام نظر آتی ہیں مگر ایک دروازہ اس تباہی سے بچنے کا آج بھی کھلا ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنے خالق و مالک اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور اس کے پیغام کو قبول کر کے اس کے رحم کا مورد بنے ۔ آج ہم یہاں اسی لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ خدائے واحد اور برتر سے دعا مانگتے ہوئے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے اس کے اس گھر کو دعاؤں اور مناجات سے آباد کریں ۔

اس گھر کے دروازے ہر اس شخص کے کھلے لئے ہوں گے جو خدائے واحد و برتر کو مان کر اس کے حضور جھکے اور اس کی عبادت کرے ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد کو تمام سپین اور یورپ بلکہ تمام دنیا کیلئے رحمت و تسکین کا ذریعہ بنائے اور جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو اپنے فضل سے قبول فرمائے ۔ (آمین)

میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے منصوبہ میں کسی نہ کسی رنگ میں کام کیا ہے ۔ بالخصوص اس شہر کی انتظامیہ اور سپین کے تمام ارباب اقتدار کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اختلاف مذہب کے باوجود زمین کے حصول اور تعمیر مسجد کی اجازت کے سلسلہ میں ہمارے لئے سہولت میسر کر کے بین المذہبی تعاون اور ہمدردی کا ایک وسیع دروازہ کھولا ہے ۔ May Allah bless them all لیکن یہ ذکر کرتے ہوئے سب سے نمایاں نام جو ذہن میں ابھرتے ہیں جن کے لئے شکریہ کے ساتھ پر خلوص دعا دل سے اٹھتی ہے ۔

وہ اس عمارت کے آرکیٹیکٹ مسٹر SR. JOSE LUIS LOPE DERIGO ہیں جنہوں نے محض فنی تعلق پر انحصار نہیں کیا بلکہ قلبی تعلق کے ساتھ اس مسجد کی تعمیر اور تحسین میں نمایاں حصہ لیا ۔ اسی طرح بجلی کا سامان بنانے والی سپین کی مشہور فرم SR. ANTONIO CARBONEL OF GENERATORS SEVILLA S.A. اور اس کے مالکان بے حد پر خلوص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے اعلیٰ خلق اور وسعت قلبی کا اظہار اس طرح کیا کہ بجلی کا بیش قیمت سامان مسجد کے لئے پیش کر دیا ۔ اللہ ان دونوں کو اپنی بہترین جزاء سے نوازے اور ان سب کو بھی جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مسجد کی خدمت کی ۔

لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس مضمون کو آگے بڑھاؤں میں یہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جہاں میرا دل اس مقدس خوشی کی تقریب کے موقعہ پر خوشی اور حمد کے جذبات سے لبریز ہے وہاں ساتھ ہی ایک درد کی کسک بھی پاتا ہے جو ایک پیاری یاد کے نتیجہ میں اٹھ رہی ہے ۔ وہ یاد تنہا میری ہی ملکیت نہیں بلکہ دنیا کے لکھوکھا (millions) احمدی اس یاد میں میرے شریک ہیں اور میرے ساتھ یہ درد بانٹنے والے ہیں ۔ صرف احمدی ہی نہیں خود اس علاقہ کے وہ تمام خوش نصیب باشندے جنہوں نے اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا مشاہدہ کیا اور ہمارے سابق محبوب امام حضرت مرزا ناصر احمد رحمۃ اللہ علیہ سے متعارف ہوئے وہ سب بھی بلاشبہ اس میٹھی یاد اور اس سے پیدا ہونے والے درد میں ہمارے شریک ہیں ۔ لیکن وہ مقدس آسمانی آقا جس کے نام عظمت اور تقدس کی خاطر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے وہ ہمیں ہر دوسرے وجود سے زیادہ پیارا ہے ۔ ہر چند کہ جانے والے سے ہمیں بہت محبت تھی لیکن بلانے والا اس سے بھی زیادہ پیارا ہے ۔ پس ہمارے دل اس کی رضا پر راضی اور اسی کے حضور جھکے ہوئے ہیں ۔ وہ ہر دوسرے وجود سے زیادہ ہمیں عزیز ہے اور ہر دوسرے وجود سے زیادہ وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے ۔ وہ رحمت اور شفقت اور پیار کا ایک ناپید اکنار سمندر ہے جس کا نہ ازل میں کوئی کنارہ ہے نہ ابد میں کوئی آخری حد ۔ اپنی مخلوقات سے اس کی شفقت اور رحمت بے حد و حساب ہے ۔ ہر مذہب جو رحمت کے اس ازلی سرچشمہ سے پھوٹتا ہے لازماً رحمت ہی کی تعلیم دیتا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے سوائے سچے پیار اور ہمدردی کے اور کچھ نہیں پیش کرتا ۔

اس اٹل اصول کا برعکس بھی اسی طرح درست ہے ۔ یعنی کوئی مذہب اگر خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے لیکن خدا ہی کے نام پر انسان انسان کے درمیان نفرت اور بغض اور کینہ اور فتنہ اور فساد کی تعلیم دے تو یقیناً وہ مذہب جھوٹا ہے کیونکہ محبت کے سینے سے نفرت کا چشمہ نہیں پھوٹ سکتا اور ماں کے سینے سے دودھ کی بجائے زہر تلخ کی دھاریں نہیں بہا کرتیں ۔ اسلام کی سچائی کا ثبوت بھی اس کی تعلیم میں مضمر ہے جو امن اور صلح اور محبت اور رحمت کی تعلیم ہے ۔

آخر پر ایک دفعہ پھر میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اہل سپین کے لئے جذبات کے سوا کچھ اپنے دلوں میں نہیں پاتے اور ان کو اس خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے کے لئے آئے ہیں جس کی عبادت کے لئے کامل خلوص کے ساتھ آج ہم اس مسجد کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں ۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام مصائب اور تمام مسائل کا حل ایک اور صرف ایک ہے کہ وہ اپنے خالق اور اپنے مالک اور اپنے رب کی طرف لوٹ آئے ۔ تمام بنی نوع انسان کو محبت کے رشتوں میں باندھنے کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ۔ جیسے ایک ماں اور ایک باپ کے بچے رحمت اور محبت کا ایک طبعی جذبہ اپنے دل میں موجزن پاتے ہیں ۔ ایک ہی خالق کی مخلوق ہونے کا یقین اور اپنے تعلقات کو اس یقین کے سانچے میں ڈھالنا ہی مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب میں بسنے والے انسانوں کو وہ محبت عطا کر سکتا ہے جس کو آج انسانیت ایک ایسے پیاسے کی طرح ترس رہی ہے جو پانی کے بغیر تپتے ہوئے صحرا میں ایڑیاں رگڑ رہا ہو ۔

پس اس خدا کی قسم کھا کر میں اپنی اور جماعت کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں جس کے قبضے میں ہماری جانیں ہیں اور جو دلوں کے حال سے خوب واقف ہے کہ ہم اہل سپین کے لئے خدائے واحد و یگانہ اور بنی نوع انسان کی محبت کے سوا اور کوئی پیغام نہیں لائے ۔

دنیا میں بعض ایسی قومیں بھی ہوں گی جو محبت کے سوا بھی فتح کی جا سکتی ہوں اور فتح کی جاتی ہیں لیکن اہل سپین ان قوموں میں سے نہیں ۔ اہل سپین کے متعلق تاریخ کا مطالعہ مجھے بتاتا ہے کہ قوم کو محبت کے سوا کسی اور ہتھیار کسی اور کوشش کسی اور ذریعہ سے فتح نہیں کیا جا سکتا ۔ اہل بصیرت تاریخ دانوں نے نپولین کی آخری شکست کے اسباب کا تجزیہ کرتے ہوئے کیا خوب لکھا ہے کہ نپولین کی ناکامی کا سب سے بنیادی اور سب سے اہم اور سب سے زیادہ تباہ کن امر یہ تھا کہ وہ اہل سپین کے مزاج کو سمجھنے میں ناکام رہا اور تلوار سے اس قوم کو رام کرنے اور بیرونی حکومت کے قیام کی کوشش کی جس کی سرشت میں ہی تلوار سے رام ہونا نہیں لکھا تھا ۔ پس نپولین نے نہ تو روس کی یخ بستہ لق و دق برفانی وسعتوں میں شکست کھائی، نہ واٹرلو کے میدان میں اس کی تقدیر کا فیصلہ ہوا ۔ اس کی تقدیر کا فیصلہ تو اسپین کے میدانوں اور اسپین کے ٹیلوں اور اسپین کے پہاڑوں پر ہوا اسی روز اس کے مقدر میں شکست لکھی جا چکی تھی جب اس نے اہل اسپین کے دل تلوار کی قوت سے جیتنے کی کوشش کی ۔

میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے اور اسی کی راہنمائی کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ اہل اسپین کی فتح محبت اور عشق اور خلوص اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا ۔ لیکن ساتھ ہی اہل اسپین کو میں یہ تسلی بھی دیتا ہوں کہ محبت کی فتح تو ایک دو دھاری تلوار کی فتح ہوا کرتی ہے جو ایک ہی وار میں مفتوح کی طرح فاتح کے دل پر بھی چلتی ہے اور فاتح اور مفتوح کے درمیان کوئی فرق نہیں رہنے دیتی ۔ دونوں کو یکساں ایک دوسرے کی محبت میں تڑپتا چھوڑ جاتی ہے اور عاشق اور معشوق، فاتح اور مفتوح کے فرق کو مٹا دیتی ہے ۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ایک عجیب دنیا ہے، جہاں فاتح مفتوح بن جاتا ہے اور مفتوح فاتح ۔ دیکھو جب عاشق اپنے محبوب پر فتح پاتا ہے تو اس سے اس کے مظالم کا انتقام تو نہیں لیا کرتا بلکہ اور بھی اس کے حضور گرتا ہے اور زاری کرتا ہے کہ عذر پیش کر کے مجھے دکھ نہ دو کہ تمہارے ہاتھوں جو بھی زخم لگا وہ زخم نہیں تھا علاج تھا ۔

اب میں اس خطاب کو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ختم کرتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے امام بنایا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں ۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کر دی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نہ آمد بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کر دی

خدا کرے ہمیں تمام بنی نوع انسان سے ایسی ہی محبت کرنے کی توفیق نصیب ہو اور بنی نوع انسان کو وہ دل عطا ہوں جو ایک دوسرے سے ایسی ہی محبت کرنے لگیں ۔ آمین

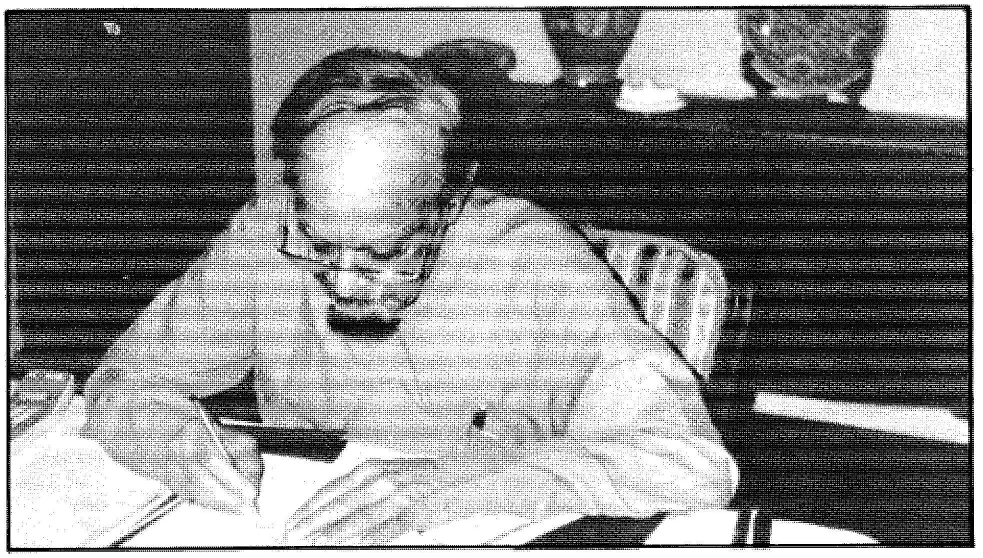
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلی تمنا :-

" اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اپنے خاص فضل سے دین متین کی بھرپور اشاعت کا موجب بنائے اور اس کے لئے جلد از جلد اتنے نمازی مہیا فرما دے کہ یہ وسیع مسجد بھی نمازیوں کے لئے ناکافی ہو جائے اور مزید وسعت کی ضرورت پیش آ جائے ۔ مساجد کی آبادی اور رونق دراصل نمازیوں ہی سے ہے ۔ "

(فرمودہ 30 ستمبر 1983)

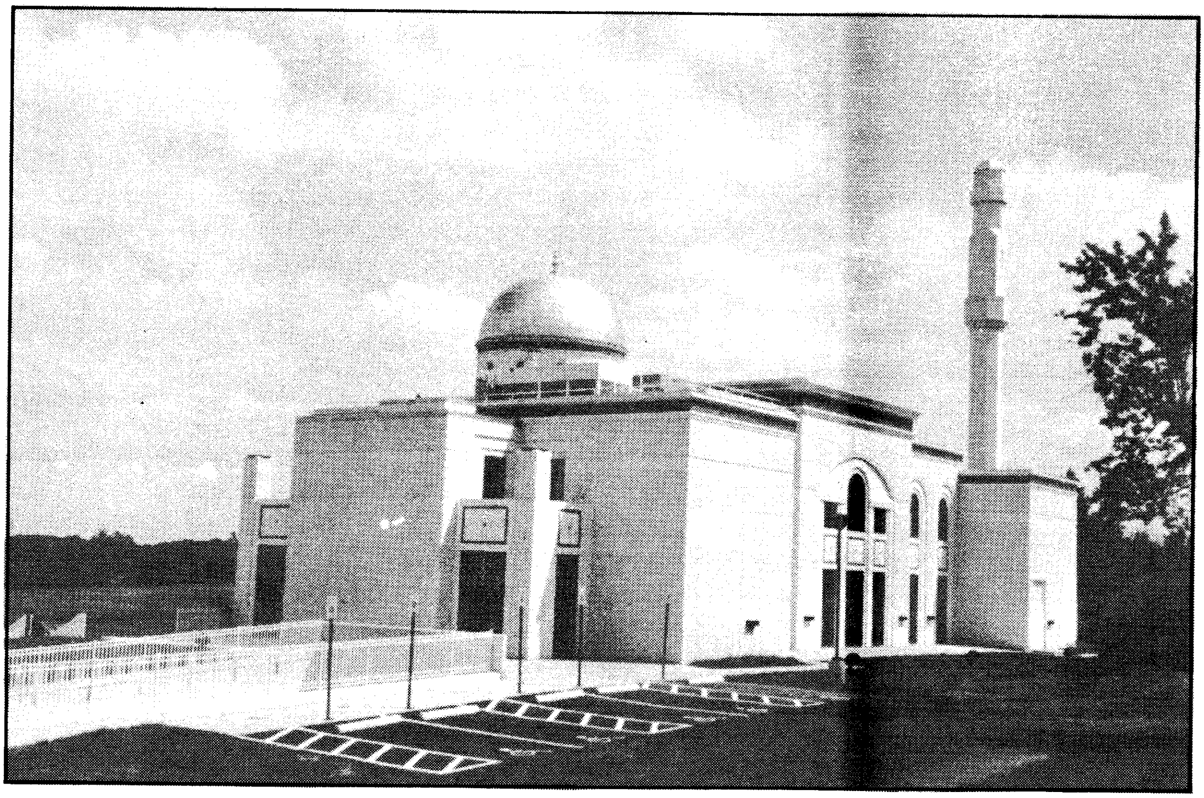
مالی قربانی کا ایک دل گرما دینے والا نظارہ

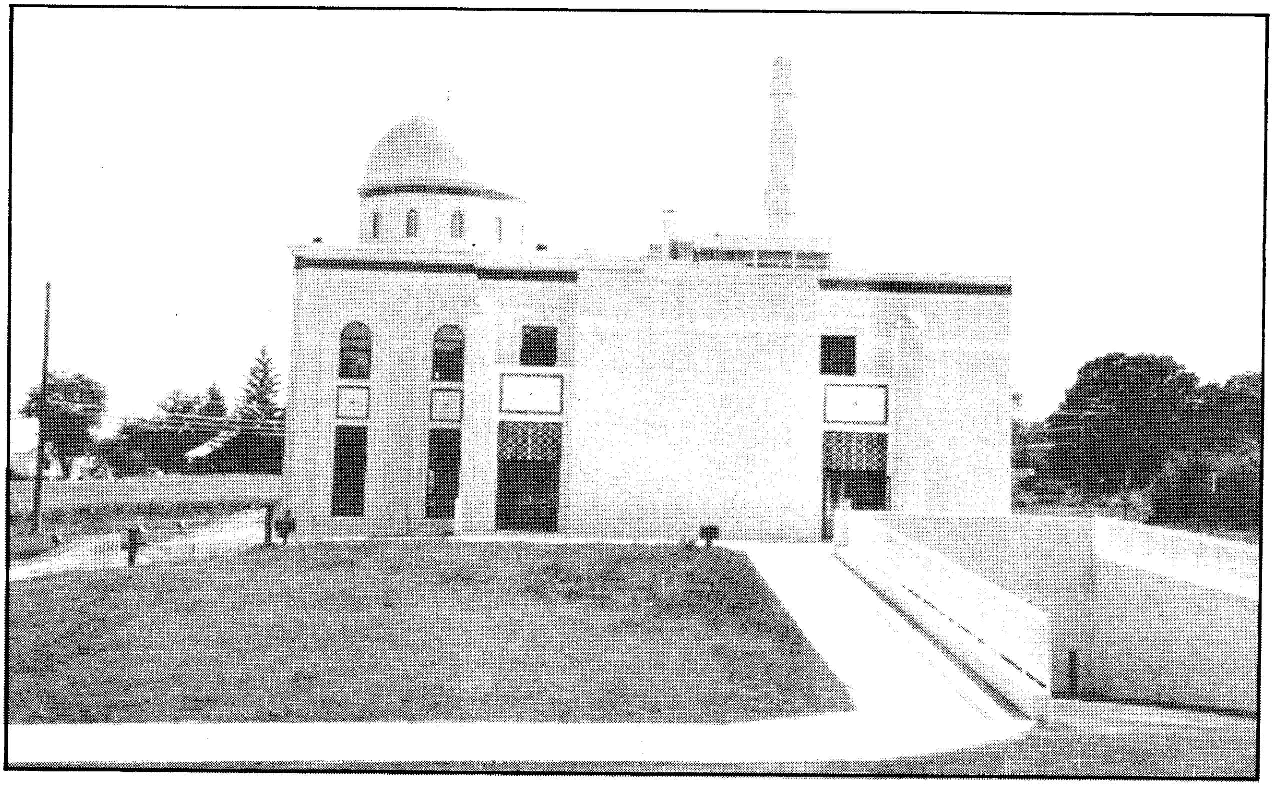
محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت امریکہ



اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے امریکہ کی مختصر احمدیہ جماعت کو اپنے فضل و کرم سے یہ توفیق بخشی کہ وہ اس ملک میں جو ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکتا پھر رہا ہے اور انسان کی پیدائش کی حقیقی غرض سے غافل ہے اللہ کا گھر جگہ جگہ تعمیر کرے۔ اسکی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی آغاز خلافت میں امریکہ کی جماعت کو کی تھی کہ وہ اس غرض کیلئے 2.5 ملین ڈالر کی بھاری رقم جمع کرے جماعت نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے مالی قربانی کا ایک دل گرما دینے والا نظارہ پیش کیا۔ تحریک کے وقت ملک بھر میں صرف ۷ مساجد یا مشن ہاؤس تھے آج خدا کے فضل سے ان میں ۲۲ کا اضافہ ہو چکا ہے اور ان کی کل تعداد ۲۹ تک پہنچ چکی ہے۔

اس قربانی میں جماعت کے احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے بالخصوص امریکن احمدیہ میڈیکل کے ممبران نے جنہوں نے یہ عہد باندھا تھا کہ وہ اس میں پیش پیش ہونگے۔ انہوں نے اپنے عہد کو خوب نبھایا اور اب تک 2,650,309 رقم مساجد کی تعمیر کیلئے پیش کی اور کل رقم اس کار خیر میں 9,125,000 جمع ہوئی جس سے نئے ۲۲ مراکز قائم ہوئے اللہ تعالیٰ اس شاندار نئی مسجد کو جماعت میں تقویٰ، تربیت اشاعت اسلام کا مرکز اور ایسا منور مینار بنائے جو اسلام کی غلط تصویر کو کلیتاً دھو ڈالے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو بڑھائے اور اسکی کھوئی ہوئی شوکت کو واپس لائے جس کیلئے نبی اکرم کے غلام حضرت مرزا غلام احمد مہدی و مسیح موعودؑ نے اذن اور حکم الٰہی سے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا تھا۔ آمین۔
اے خدا تو ایسا ہی کر۔





مسجد بیت الرحمٰن

ہماری مجالس کے آداب

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دنیا میں مجلسیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شادی کی مجلس ہوتی ہے۔ ایک غمی کی مجلس ہوتی ہے۔ ایک وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ میں وہ آداب بتاؤں گا جو تمام قسم کی مجلسوں پر حاوی ہوں۔ مگر پہلے یہ سن لو کہ ملنے سے کئی قسم کے نقص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اکیلا آدمی غیبت نہیں کر سکتا۔ غیبت کا مرتکب انسان اس وقت ہوتا ہے جب کسی سے ملے۔ معلوم ہوا کہ ایسے گناہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس میں نہایت محتاط ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

☆ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو دوڑ کر نہ آئے کہ یہ وقار اور سکینت کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے۔ علیکم الوقار والسکینۃ۔ (تمہیں وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہئے)۔

☆ کوئی شخص کسی مجلس میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ جائے۔ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کی نماز میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ آؤ۔ اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ حدیث (میں ہے) "یجلس حیث ینتھی المجلس"۔ (اگر آگے جگہ نہ ہو تو جہاں تک لوگ بیٹھے ہیں وہیں بیٹھ جائے۔)

☆ مجلس میں جا کر کوئی لغو حرکت نہ کرے۔ مثلاً میز کو یا کسی اور چیز کو جو اس قسم کی ہو نہ ہلائے۔ خاموشی سے بیٹھے اور اہل مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش رہے۔ ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے کہ یہ بھی خاموشی کے خلاف ہے۔ ہاں اپنی باری اور ضرورت پر بات کرے۔

☆ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس والے سے کسی قسم کی بات چیت نہ کرے۔ آپس میں کانا پھوسی کرنا ادب کے خلاف ہے۔

☆ مجلس میں دوسرے کو چپ کرانا۔ یہ بھی لغو ہے اور آداب مجلس کے خلاف۔ حدیث میں ہے "ان قلت لصاحبک اسکت فقد لغوت" (یعنی اگر تو نے زبان سے اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ تو تو نے بے ہودہ کام کیا) پس دوسرے کو بول کر چپ کرانا بھی ادب کے خلاف ہے۔ سامعین میں سے کسی کو چپ کرانا ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے چپ کرا سکتا ہے۔

☆ اباسی لینا، ڈکار لینا، انگلیاں چٹخانا، انگڑائی لینا یہ تمام باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں۔ اپنے اوپر قابو رکھنا چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو۔

☆ مجلس کا "الاستماع" ہے یعنی غور سے سننا۔ کان لگا کر سنے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

☆ آنے والے کو جگہ دینا۔ اور خود سکڑ کر بیٹھ جانا۔ قرآن شریف میں ہے "اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا" (جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو)۔

☆ مجلس سے بے اجازت نہ جائے۔ صاحب مجلس سے پوچھ کر اور اجازت لے کر جائے۔

☆ خطیب اور لیکچرار کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ لیکچرار کی طرف متوجہ رہے اور غور سے سنے۔

☆ مجلس میں جب کوئی اچھی بات سنے نوٹ کر لے اور اس پر عمل کرے۔ حدیث میں ہے "اکتبوا عنی ولو کانا حدیثا" (میری طرف سے جو بات ہو اسے لکھ لیا کرو۔ خواہ وہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو)۔

☆ جب کوئی بات پوچھنی ہو تو کھڑے ہو کر پوچھے کہ یہ بھی ایک ادب ہے۔

☆ دوران گفتگو میں نہ بولے۔ اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہو جائے۔ صدر مجلس خود مخاطب کرے گا۔

☆ مجلس میں میر مجلس کو مخاطب کرے۔ کسی اور کو نہ کرے۔

☆ اگر مجلس میں کسی شخص سے کوئی ناجائز حرکت سرزد ہو جائے تو ہنسنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ایسی حرکت اس سے بھی ممکن ہے۔ لوگ اس پر بھی ہنسیں گے اور اسے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ پس دوسرے کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صرف اسی بات پر ایک خطبہ پڑھا۔ تو کسی کے اونگھ جانے پر یا غلط جواب دینے پر یا ہوا خارج ہونے پر ہنسنا نہیں چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نقص اس میں بھی پیدا ہو جائے اور اس سے بڑھ کر لوگ اس پر ہنسیں۔

☆ جب مجلس کی کاروائی شروع ہو جائے تو کسی بڑے آدمی کے آ جانے پر تعظیم کے لئے اٹھنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اب میر مجلس کا حق ہے کہ وہ تعظیم کرے یا نہ کرے۔

☆ مجالس میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہ جائے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ نہ ایسا لباس پہن کر جائے جس سے بدبو آتی ہو اور تعفن کی وجہ سے لوگ کراہت کریں۔ اس لئے مجلس میں نہا دھو کر جائے۔ اسی طرح مجلس میں تھوکنا بھی ادب کے خلاف ہے۔

☆ حرکات فی الانضباط۔ یعنی مجلس میں بیٹھ کر اپنی حرکتوں کو قابو میں رکھنا۔ اسی کا نام خشوع ہے۔

☆ جن سامانوں سے مجلس یا جلسہ قائم کیا گیا ہے، بعد اختتام جلسہ ان کو وہاں پہنچا دو جہاں سے لائے تھے یا پہنچانے والوں کو مدد دو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ یا مجلس ختم ہونے کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور سامان پڑا رہ جاتا ہے۔ چند آدمی رہ جاتے ہیں جنہیں بعد میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہ بھی ایک اچھی بات ہے کہ سامان جہاں سے لایا گیا تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد سارے مل کر وہاں پہنچا دیں۔

☆ مجلس میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ اسی طرح جب کوئی شخص اٹھ کر کسی کام یا کسی حاجت کو جائے تو اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

☆ جب کسی مجلس سے اٹھے تو استغفار کرے کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی غیبت کی ہو یا کوئی اور بری بات منہ سے نکال دی ہو جس کا وبال اس پر پڑے۔ اس لئے استغفار ضرور کرے۔ (ریویو۔ جون ۱۹۳۵ء)

ایک حیرت انگیز آسمانی سکیم اور بیت الفضل لندن سے اُس کا شاندار نقطۂ آغاز

مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

جماعت احمدیہ کا قادیان جیسی گمنام بستی سے نکل کر دنیا کے تمام براعظموں اور مشہور ملکوں میں مساجد تعمیر کر دینا نوع انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور محیّر العقول نشان ہے۔ قدیم اسلامی روایات میں ہے کہ مہدی سب شہروں میں مساجد بنائیں گے۔
(الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ" مؤلفہ علامہ محمد بن عبد الرسول الحسنی الشافعی متوفی ۱۱۰۳ھ)

۱۸۹۴ء کے عالمی نشان کسوف و خسوف کے ظہور پر حضرت مسیح موعودؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور نظام خیر کی پہلی بنیادی اینٹ رکھ دی گئی ہے اور اب مساجد کی تعمیر ہوں گی اور لوگ فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہوں گے (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۴۲ طبع اوّل ۱۸۹۴ء)

اس پیشگوئی کے بعد حضور نے پُر زور تحریک فرمائی کہ "ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے یہ خانۂ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی"۔ نیز فرمایا "یہ ضروری نہیں کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے ...... بانس وغیرہ کا کوئی چھپر ڈال دو ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اُسے پختہ بنوایا" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۱۹) اُس زمانہ میں جماعت کی مالی حالت اس درجہ خستہ و تنگ تھی کہ حضرت اقدس علیہ السّلام کے عہد میں کسی احمدی جماعت کا خود مسجد تعمیر کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ اور نوبت یہاں تک آن پہنچی تھی کہ علمائے وقت کے فتاویٰ کے باعث احمدیوں کو اُن مساجد میں بھی نماز پڑھنے سے روک دیا گیا جس کی تعمیر میں اُن کا حصہ تھا۔ ایک بار حضور علیہ السلام کو اس ظالمانہ کارروائی کی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا "سفید زمین پر ایک حد کر لی وہی مسجد ہو جاتی ہے مگر فساد اچھا نہیں ہے اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اُسے خدا کے حوالہ کر دو تو وہ خود نپٹ لیوے گا ..... جو خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گرتا ہے تو خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۳)

سلسلہ احمدیہ کے ایک شدید معاند نے ۱۹۰۱ء میں احمدیوں کی بے بسی کا دردناک نقشہ کھینچتے ہوئے اعتراف کیا کہ "طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت ذلیل و خوار ہوئے جمعہ و جماعات سے نکالے گئے اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اس میں سے بےعزتی کے ساتھ بدر کئے گئے اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں سے حکماً روکے گئے"
(اظہار مخادعت صفحہ ۳ مؤلفہ عبد الاحد خانپوری مطبع چودھویں صدی راولپنڈی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عہدِ خلافت میں قادیان، لاہور، وزیر آباد، ڈیرہ غازیخان اور ہنوڑ (ریاست پٹیالہ) میں نئی مساجد بن سکیں جن کی تعداد صرف چھ تھی۔ ان میں سے دو قادیان کے محلہ دار الضعفاء اور محلہ دار العلوم میں تعمیر ہوئیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں میں سوائے قادیان کے محلہ باب الامن کی مختصر سی مسجد کے جس کی بنیاد دسمبر ۱۹۱۴ء میں حضور نے خود رکھی دیگر احمدی جماعتوں میں خدا کے کسی نئے گھر کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کا کوئی واضح ثبوت موجودہ تحقیق کے دوران مجھے اب تک نہیں مل سکا۔

اس پس منظر میں بیرونی ممالک خصوصاً تثلیث کدہ انگلستان میں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں کسی مسجد کی تعمیر کا تصوّر ہی کہاں ممکن تھا مگر وہ قادر و توانا خدا جس نے خسوف و کسوف کے نشان کی صورت میں خود ایک آسمانی سکیم جاری کرنے کا عرش سے اعلان فرمایا اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کو کشفاً مسجد کی دیوار پر "محمود" کا لفظ اس زمانہ میں دکھایا تھا جبکہ حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت نہیں ہوئی تھی۔ ۶ جنوری ۱۹۲۰ء کے مبارک دن اپنے محبوب بندے سیدنا محمود المصلح الموعود کے قلب مبارک پر تجلّی عظیم فرمائی اور آپ میں مسجد لندن کی تعمیر کے لئے ایک زبردست جوش اور ولولہ پیدا کر دیا جس پر حضور نے ایک تحریک اپنے قلم سے لکھ کر اس روز عصر کے وقت ناظر صاحب بیت المال کو دی جو مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد سنائی گئی۔ اس پہلی تحریک پر ہی چھ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ دوسرے روز ۷ جنوری کی صبح کو مستورات میں اور عصر کے وقت مردوں میں تحریک کی گئی۔ ۹ جنوری کو حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ میں اس کا اعلان عام فرمایا۔ ۱۰ اور ۱۱ جنوری تک صرف قادیان کا چندہ بارہ ہزار تک پہنچ گیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس غریب جماعت سے اس قدر چندہ کی وصولی خاص تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا۔ اور اس کا وہی لوگ ٹھیک اندازہ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہو ...... مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں چُور نظر آتے تھے ..... کئی عورتوں نے اپنے زیور اُتار دیئے۔ اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دیکر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا۔ اور پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا۔ بچوں کے جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچہ نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے۔ مجھے ساڑھے تیرہ روپے بھیجے کہ مجھے جو پیسے خرچ کرنے کے لئے ملتے تھے۔ ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا۔ وہ میں سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں۔ نہ معلوم کن کن اُمنگوں کے ماتحت اس بچہ نے وہ پیسے جمع کئے ہوں گے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ اُن اُمنگوں کو بھی قربان کر دیا ...... مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سَو سے بھی کم ہیں۔ اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں۔ ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ ان کی مالی حالت کو مدِّ نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے بھی محرومی اختیار کر لی ..... یہ

حال عورتوں اور بچوں کا تھا۔ جو بوجہ کم علم یا قلتِ تجربہ کے دینی ضروریات کا اندازہ پوری طرح نہیں کر سکتے۔ تو مردوں کا کیا حال ہوگا۔ اس سے خود خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی۔ جنہوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ جن میں سے ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی۔ جنہوں نے تین تین چار چار گنی چندہ لکھوایا۔ بعض لوگوں کا حال مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ نقد پاس تھا۔ انہوں نے دیدیا اور قرض لے کر کھانے پینے کا انتظام کیا۔ ایک صاحب نے جو بوجہ غربت زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کر سکتے تھے۔ نہایت حسرت سے مجھے لکھا۔ کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں میری دکان کو نیلام کر کے چندہ میں دیدیا جائے۔۔۔۔ غرض بے نظیر قربانی کے ساتھ قادیان کی غریب جماعت نے بارہ ہزار کے قریب چندہ لکھوا دیا اور سب سے عجیب تر بات یہ ہے کہ اس میں سے اکثر حصہ نقد وصول ہو گیا اور لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کر کے اپنے وعدے ادا کر دیئے۔۔۔۔ امرتسر اور لاہور کی جماعتوں نے بھی خاص ایثار سے کام لیا"۔ (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۲۰ء صفحہ ۴ وصفحہ ۵) اس تحریک کا بیرونی جماعتوں میں پہنچنا تھا۔ کہ ایک تلاطم اور جوش برپا ہو گیا۔ اور بیرونی جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے بھی اس جوش سے چندہ جمع کیا جس طرح مرکز کی جماعت نے اور بعض لوگوں نے باہر بھی وہ بے نظیر نمونے ایثار اور قربانی کے دکھائے۔ جو صرف صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں دیکھے گئے تھے۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مبلغ انگلستان شبانہ روز جدّ و جہد کے بعد لنڈن کے محلہ پٹنی ساؤتھ فیلڈ میں ایک قطعہ زمین معہ مکان۔ ۲۲۲۳ پونڈ میں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے یہ اگست ۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے۔ اس کی اطلاع حضور کی خدمت میں بذریعہ تار پہنچی۔ حضور ان دنوں ڈلہوزی میں قیام فرما تھے حضور نے اس کی خوشی میں وہیں ۹ ستمبر ۱۹۲۰ء کو ایک جلسہ کیا اور مسجد کا نام "مسجد فضل" تجویز فرمایا۔ یہ قطعہ زمین ایک مکان اور ایک ایکڑ کے قریب احاطہ پر مشتمل تھا۔ جس پر ایک ہزار پونڈ مرمت اور خرید فرنیچر پر خرچ ہوا اس طرح یہ جگہ قابلِ رہائش بنی۔ حضرت چوہدری صاحب کی ہندوستان واپسی پر حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مشن کے انچارج ہوئے اور مکان میں ٹیلیفون بھی لگوایا گیا۔ مگر تعمیر مسجد کا کام شروع نہ کیا جا سکا۔

اسی دوران خدا نے ایسے غیبی سامان فرمائے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود ۱۹۲۴ء کی مذہبی ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو اپنے دستِ مبارک سے دنیا کے مادی مرکز لنڈن میں اس پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس یادگار تقریب کی خبر اور تصاویر برطانوی پریس نے شائع کیں جس سے اس کی شہرت ابتداء ہی میں دُور دُور تک پھیل گئی۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۵ء کو مسجد کی بنیادوں کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس مقدس کام میں جن خوش نصیب بزرگوں نے حصہ لیا ان میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مدیر الحکم، حضرت سیّد وزارت حسین صاحب مونگھیری، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد مبلغ انگلستان، حضرت ملک غلام فرید صاحب اور عبدالرحیم خاں صاحب خالد (ابن حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

بیت الفضل کی تکمیل قریباً دس ماہ میں ہوئی۔ اور اُس کا افتتاح ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو لیگ آف نیشنز کے ہندوستانی وفد کے ممبر اور پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے پریذیڈنٹ خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب نے کیا۔ اس پُرشکوہ تقریب کی خبر ویسٹ منسٹر گزٹ، ڈیلی ٹیلی گراف، ڈیلی کرانیکل، مارننگ پوسٹ، ناردن ایکو، ساؤتھ ویلز نیوز، یارک شائر پوسٹ، مانچسٹر گارڈین اور ٹائمز جیسے دقیع برطانوی اخبارات میں شائع ہوئیں جس کی زبردست بازگشت شمالی ہند کے مسلم پریس کے ذریعہ بھی سنائی دی گئی چنانچہ امرتسر کے مشہور صحافی مولوی عبدالمجید صاحب قریشی نے اپنے اخبار "تنظیم" کی ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء کی اشاعت میں صفحہ ۵، ۶ پر لکھا:-

"احمدیہ جماعت کے استعدادِ عمل اور قوت و قابلیت کا اصل اندازہ مسجد الفضل لنڈن کی تعمیر و تکمیل کے کام سے لگایا جا سکتا ہے۔ سرزمین انگلستان میں یہ پہلی مسجد ہے جو مسلمانوں کے روپے سے پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ تعمیر مسجد کی تحریک ۶ جنوری ۱۹۲۰ء میں امیر جماعت احمدیہ نے کی۔ اس سے زیادہ مستعدی، اس سے زیادہ ایثار اور اس سے زیادہ سمع و اطاعت کا "اسوۂ حسنہ" اور کیا ہو سکتا ہے کہ ۱۰ جون تک ساڑھے اٹھتر ہزار روپیہ نقد اس کارِ خیر کے لئے جمع ہو گیا تھا کیا یہ واقعہ نظم و ضبطِ اُمت اور ایثار و فدائیت کی حیرت انگیز مثال نہیں ہے"۔

۶۶ سال سے مسجد فضل میں اشاعت دین کی دینی سرگرمیاں جاری ہیں۔ خدا کا یہ گھر اس کے فضل و کرم کے ساتھ ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء سے ایک انقلابی دَور میں داخل ہو چکا ہے جبکہ ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خدائی نوشتوں کے عین مطابق ہجرت کر کے انگلستان تشریف لائے اور خلافت کا آفتاب مغرب سے طلوع ہو گیا۔ مسجد فضل کو اب ایک شہرہ آفاق عالمی مرکز کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے جس کے ذریعہ چہار دانگ عالم میں اسلام کا نور نہایت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یہی وہ انقلاب آفریں دور ہے جس کا انکشاف سیدنا حضرت مصلح موعود نے آج سے قریباً سینتالیس سال قبل فرما دیا تھا اور ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیان کے منبر پر خطبہ جمعہ کے دوران پُرشوکت انداز میں فرمایا:-

" اللہ تعالیٰ نے انگلستان سے ایک بہت بڑا کام لینا ہے۔ جب تک یہ اس کام کو نہ کرے گا خدا تعالیٰ اسے کمزور نہ ہونے دے گا۔ الٰہی نوشتوں نے ازل سے اس کے ذمہ ایک اتنا بڑا کام لگایا ہے کہ جتنا بڑا کام آج تک اُس نے نہیں کیا اور جب تک وہ اس کام کو نہ کرے گا کوئی طاقت اُسے تباہ نہیں کر سکتی اور اس کام کے کر لینے کے بعد اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کی ہیں اور آپ کی پیشگوئیاں بھی ہیں، اسے سچا مذہب اختیار کرنے کی توفیق دے دیگا اور پھر آئندہ صدیوں تک اس طرح اسے ایک نئی زندگی مل جائے گی"

(اخبار الفضل قادیان، ۱۶ جنوری ۱۹۴۵ء صفحہ ۳ کالم ۳)

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس تحقیقی مقالہ کے آخر میں سیدنا محمود المصلح الموعودؓ کا ایک روح پرور اور ولولہ انگیز ارشادِ مبارک ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے حضور نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو فرمایا:-

"اگر یورپ میں اڑھائی ہزار مسجدیں بن جائیں تو یورپ کے آخری کناروں تک نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہو سکتی ہیں اس طرح ایک مسجد کی اذان دوسری مسجد تک پہنچ جائے گی اور یک وقت سارا یورپ اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اُٹھے گا۔ جس دن ایسا ہو گیا اس روز عیسائیت جان لے گی کہ اسلام غالب آ گیا۔ تثلیث کا عقیدہ رکھنے والوں کا زور ٹوٹ جائے گا اور وہ اسلام کی بڑھتی ہوئی یلغار کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے۔ یورپ کی طرح امریکہ میں بھی مسجدیں تعمیر ہوں گی اور

وہاں کا گوشہ گوشہ بھی اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اُٹھے گا۔ اس وقت عیسائیت کے دل کانپ جائیں گے اور وہ لوگ سمجھ لیں گے کہ اسلام کا نور اب ساری دنیا میں پھیلے بغیر نہیں رہے گا سلطنت برطانیہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے مشرق و مغرب کے دُور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے اور اب اس کے متعلق بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں اور اُن سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور دُنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو اور سچے جوش اور سچے اخلاص کے ساتھ دیوانہ وار اپنے فرائض ادا کرو کہ اور اس میں اتنے محو ہو جاؤ اور اس میں ایسا شغف پیدا کرو کہ بجز اپنے مفوّضہ کام کے تمہیں اور کسی بات سے سروکار نہ ہو۔ تمہارے سامنے ایک ہی مقصد ہو اور اس کے حصول کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دو اگر تم ایسا کر دکھاؤ تو پھر وہ دن دور نہیں ہے کہ جب عیسائیت اپنی صف لپیٹنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس کے لئے اس کے سوا چارہ نہ رہے گا کہ وہ دنیا میں اسلام کے غلبہ اور اس کی حکومت کو تسلیم کرلے۔"

(مطبوعہ اخبار الفضل، ۱ر اکتوبر ۱۹۵۷ء ص۳)

جلسہ سالانہ کے متعلق ہدایات

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

○ ۔ جلسہ کے ایام میں نمازوں کی خاص طور پر نگرانی کی جائے اور جب نمازیں کھڑی ہو جاتی ہیں تو کوئی نماز سے باہر نہ ہو سوائے ان کے جو ڈیوٹیوں پر ہیں اور خاص طور پر فجر کی نماز کا اہتمام کیا جائے۔

○ ۔ اس جلسہ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اس لئے اس سے وابستہ روایات کو زندہ کرنا چاہئے اور حسین پہلوؤں کا اضافہ ہونا چاہئے۔ اس جلسہ کو زیادہ پہلوؤں سے اور شدت کے ساتھ روایتی بہترین جماعتی مرکزی جلسوں کا نمائندہ بنانے کی کوشش کریں۔

○ ۔ کارکنان کو دعا کی طرف توجہ دلانی چاہئے اور ہر منتظم اپنے شعبے میں دیگر امور کے علاوہ دعا کی طرف توجہ دلائے کیونکہ اس سے کاموں میں عظیم الشان برکت پڑتی ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۷ جولائی ۱۹۸۷ء)

قضاء بورڈ

ہدایات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ تنازعات کی صورت میں اگر ایک فریق نظام جماعت کو نظر انداز کرتے ہوئے ملکی عدالت میں اپنا معاملہ لے جاتا ہے تو طبعاً دوسرے فریق کو بھی اپنے حقوق کے تحفظ اور حصول کی خاطر ملکی عدالت کی طرف رجوع کرنے سے منع نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ اگر ایک فریق نظام جماعت کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا تنازعہ ملکی عدالت میں لے جاتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کو اس حق سے محروم کر دے گا کہ وہ آئندہ اپنا کوئی تنازعہ نظام جماعت کے پاس لے جا سکے۔

۳۔ اگر کوئی فریق اپنا تنازعہ نظام جماعت کے سامنے پیش کرنے کا خواہش مند ہے تو اس صورت میں ضروری ہوگا کہ وہ تحریری طور پر نظام جماعت کو اپنے ارادہ سے آگاہ کرے اور نظام جماعت اس کی شکایت پر صرف اس صورت میں غور کرے گا جبکہ دونوں فریق اپنا تنازعہ جماعتی طور پر تصفیہ کرانے کی درخواست پیش کریں اور ناقابل تنسیخ ثالثی نامہ پر دستخط کرنے پر آمادہ ہوں۔

۴۔ اگر ایک فریق جو قبل ازیں نظام جماعت کو نظر انداز کرتے ہوئے ملکی عدالت میں اپنا تنازعہ پیش کر چکا ہے اور وہ آئندہ بھی اپنا تنازعہ نظام جماعت میں پیش نہیں کرنا چاہتا تو اس فریق کے خلاف کسی دوسرے فریق کو شکایت پیدا ہونے کی صورت میں ان کا تنازعہ ملکی عدالت میں ہی پیش ہوگا۔ نظام جماعت اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں دے گا۔

اسلام میں مسجد کا مقام اور اس کی اہمیت

اور تاریخ ساز مساجد کا تذکرہ

عبدالسمیع خان جامعہ احمدیہ ربوہ

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیازی خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کی امّت کے لئے ساری زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے اور فی ذاتہٖ زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں خدا کی عبادت نہ کی جاسکتی ہو۔ حضور نے فرمایا

جعلت لی الارض مسجداً و طھوراً (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب جعلت...)

یعنی ساری زمین میرے لئے بطور مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی ہے۔ لیکن اسلام سابقہ تمام مذاہب سے بڑھ کر اجتماعی عبادات کا نقیب ہے اور کل عالم کو اکٹھا کر کے خدا کے حضور سر جھکانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اجتماعی عبادات کے قیام کے لئے ایسی جگہیں مخصوص کرنے کا بھی ارشاد فرماتا ہے جہاں کچھ لوگ مل کر سر بسجود ہوں۔ ایسے مقام شرعی اصطلاح میں مسجد کہلاتے ہیں اور بے شمار برکتوں اور رحمتوں کے حامل ہیں بلکہ حقیقت میں برکتوں کا منبع ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مطلع فرمایا

احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا. (صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ)

یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بستیوں کی سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کی پیدائش کا مقصد قیام عبادت ہے اس لئے وہی جگہیں خدا کے حضور اعلیٰ اور محبوب ترین مقام ہیں جو اس مقصد کی تکمیل میں ممد و معاون ہیں۔ اس کے برعکس وہ مقامات جہاں خدا کو بھولنے کے مواقع سب سے زیادہ ہوتے ہیں اور دنیا داری اور نفسانیت کا زیادہ غلبہ ہوتا ہے اس لئے وہ خدا کی نظر میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔ پس مسجد وہ جگہ ہے جو حیّ و قیوم خدا کے تعلق کے باعث ابدی زندگی کی حامل ہے اور ان پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"قیامت کے دن مسجدوں کے سوا ساری زمین فنا ہو جائے گی" (کنز العمال جلد 4 صفحہ 139)

یعنی وہ مقامات جو تعلق باللہ کی علامات ہیں ان کی برکتیں اور ان کے انوار ہمیشہ زندہ و پائندہ رہیں گے کیونکہ وہ خدا کے نور سے جلوہ گر ہوتے ہیں اور زمین کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

مسجد کی تاریخ

مسجد کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا گھر جو نوع انسانی کے لئے بنایا گیا وہ ایک مسجد تھی جو بیت اللہ یا خانہ کعبہ کے نام سے معروف ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

"سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے فائدہ کیلئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کیلئے برکت والا مقام اور موجب ہدایت ہے۔ (آل عمران آیت 97)

اس مقدس گھر کے متعلق خدا تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ آباد رہے گا اور اس کی چھت ہمیشہ سر بلند رہے گی۔ (سورۃ الطور آیت ۵۔۶)

دنیا کی تمام مساجد اسی بیت الحرام کے اظلال اور اتباع ہیں۔ بیت اللہ کے قیام کے بعد لاکھوں کی تعداد میں خدا کے گھر بنائے جاتے رہے یہاں تک کہ وہ وجود آگیا جسنے عبادت کو معراج تک پہنچا دیا اور جو خود کعبہ کا مقصود اور خدا کا حقیقی اور اعلیٰ ترین عبد تھا مگر آپکی قوم نے آپکو مکی زندگی میں خدا کا گھر بنانے کی اجازت نہ دی اسلئے جہاں موقع ملتا آپؐ اور آپ کے صحابہؓ نماز ادا کرلیتے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک مشرک سردار ابن الدغنہ کی پناہ میں آنے کے بعد گھر میں ایک مختصر سی مسجد بنائی تھی مگر کفار نے اس کو بھی منہدم کر دیا۔ (بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب ہجرۃ النبیؐ)

مسجدِ قبا

مکّہ سے ہجرت کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی نواحی بستی "قبا" میں تشریف فرما ہوئے تو وہاں آپؐ نے خدا کے پہلے گھر کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے ڈالی۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ خود ہی معمار تھے اور خود ہی مزدور تھے۔ رسول کریمؐ کو اس مسجد سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ ہر ہفتہ کے دن تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ باب من اتی مسجد قبا)۔ آپؐ کے صحابہؓ نے بھی اس یاد کو قائم رکھا اور آج بھی یہ مسجد مرجعِ خلائق ہے۔

مسجدِ نبویؐ

عہد نبویؐ کی سب سے عظیم الشان مسجد وہ ہے جو آج مسجد نبویؐ کے نام سے معروف ہے اور قبا سے مدینہ تشریف لانے کے بعد حضورؐ نے صحابہؓ کے ساتھ مل کر یہ مسجد تعمیر کی۔ اس کی زمین سہل اور سہیل نامی دو یتیم بچوں کی تھی جو حضرت اسعد بن زرارہ کی زیر تربیت پرورش پاتے تھے۔ حضورؐ نے جب زمین لینا چاہی تو ان یتیموں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا مگر حضورؐ نے قیمت ادا فرمائی۔ (بخاری کتاب المناقب باب ہجرت النبیؐ)

یہ وہ مساجد تھیں جو ظاہری لحاظ سے انتہائی کمزور اور سادہ تھیں۔ کچی اینٹوں سے ان کی دیواریں اٹھائی گئیں۔ جن کے ستون کھجور کے تنوں پر مشتمل تھے اور چھت کھجور کے پتوں سے بنائی گئی تھی اور بارش ہوتی تھی تو فرش پر کیچڑ ہو جاتا تھا۔ مگر یہی وہ بے رنگ عمارتیں تھیں جنہوں نے دنیا میں خدائی جلووں کو آشکارا کیا۔ یہیں سے عرب ہی کی نہیں کل عالم کی فتح کی داغ بیل ڈالی گئی۔

مسجد نبویؐ وہ مقدس مقام ہے جس نے دس سال سے زیادہ عرصہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مقدس سے برکتیں پائیں۔ یہی اس زمانہ کا مدرسہ تھا۔ یہی مکتب تھا۔ یہی عدالت تھی۔ یہی تربیت گاہ تھی۔ یہیں سے وہ لوگ اٹھے جنہوں نے پرانے ارض و سماء کو مٹا کر نئے زمین اور نئے آسمان قائم کئے اور صداقت کا بول بول کیا۔ دنیا کی بڑی بڑی عالیشان اور مضبوط عمارتیں مٹ گئیں اور زمین بوس ہوگئیں مگر یہ مساجد جن کی خالص تقویٰ پر بنا رکھی گئی تھی اپنے آغاز سے آباد ہیں اور آباد رہیں گی۔ ان کی وسعتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا۔

مدینہ کی مساجد

مسلمانوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ مسجدیں بننے لگیں۔ امام ابو داؤد نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ کے اندر نو (9) مسجدیں تھیں جہاں الگ الگ جماعتیں ہوتی تھیں۔ یہ مسجدیں مختلف قبائل کے ناموں پر اس طرح تھیں۔

مسجد بنی عمر۔ مسجد بنی ساعدہ۔ مسجد بنی عبید۔ مسجد بنی سلمہ مسجد بنی رائح۔ مسجد غفار۔ مسجد بنی زریق۔ مسجد اسلم۔ مسجد جہینہ۔

ان کے علاوہ اس دور میں مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں مختلف قبائل کی 30 کے قریب مسجدوں کا اور پتہ لگتا ہے۔ یہ عام طور پر وہ مسجدیں ہیں جن کی زمینوں پر رسول کریمؐ نے کسی وقت نماز پڑھی تھی تو متعلقہ قبائل یا افراد نے تبرکاً وہاں مساجد تعمیر کرلیں چنانچہ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ایک مستقل باب باندھا ہے جس کا عنوان ہے وہ مسجدیں جو مدینہ کے راستوں اور ان مقامات پر واقع ہیں جہاں حضورؐ نے نماز پڑھی اور اس باب کے تحت اس قسم کی متعدد مسجدوں کا ذکر کیا ہے۔

اس تعلق میں اس مسجد کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جہاں مدینہ کے بعد سب سے پہلے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ یہ مسجد بحرین کے قبیلہ عبدالقیس کی مسجد ہے اور جواثیؔ نامی گاؤں میں بنائی گئی۔ (بخاری کتاب الجمعہ باب الجمعہ فی القریٰ)

خلافت راشدہ کے دور میں صحابہؓ جہاں جہاں توحید کا پیغام لے کر پہنچے خدا کے گھر اسی تقویٰ کے ساتھ تعمیر کئے اور معلوم دنیا کو مساجد سے معمور کر دیا اور غلغلہ توحید ہر طرف بلند ہونے لگا۔

بلند عمارتیں

جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کی دولتیں مسلمانوں کے قدموں میں ڈھیر کر دیں تو انہوں نے خدا کے گھروں کو سب سے خوبصورت گھروں میں تبدیل کرنا شروع کیا۔ دنیا کی ہر نعمت اور ہر خوبصورتی اور راحت مسجدوں میں بہم پہنچائی اور عراق اور شام اور سپین اور ترکی اور ہندوستان اور روس کے دور دراز علاقوں اور مشرقِ قریب اور بعید میں ایسی عالیشان مساجد تعمیر کیں جو آج بھی فن تعمیر کا نادر نمونہ ہیں اور نقاشی اور گل کاری اور سنگتراشی کا شاہکار ہیں۔ وہ دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتی ہیں اور آج بھی ان کو دیکھنے والے ان کے بانیوں کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف کناروں سے پانچ وقت بلند ہونے والی ایک ہی جیسی صدائے اللہ اکبر ایسی پر شکوہ ہے کہ اس کا نظارہ دلوں پر لرزہ طاری کر دیتا ہے اور دین محمدی کا جلال وجود کو گھیر لیتا ہے۔

ایک مغربی مفکر آر۔ ڈبلیو سٹوبارٹ لکھتے ہیں محمدؐ کا جلوہ ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ دن میں پانچ بار فیض (مراکش، دہلی (ہندوستان) حجاز (عرب) ایران، کابل (افغانستان) مصر اور شام میں، جب دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں تو تسلیم کرلیں کہ محمدؐ کا دین سچا ہے۔ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ (ISLAM AND ITS FOUNDER)

مگر فیج اعوج کے دور میں جوں جوں مادی نعمتوں کی طرف رجحان بڑھتا چلا گیا تقویٰ کم ہوتا چلا گیا۔ مسجدوں کی وسعتیں بڑھنے لگیں مگر دل تنگ ہوتے چلے گئے۔ روحانیت پست ہونے لگی مگر مینار بلند تر ہوتے چلے گئے۔ نمازی گھٹتے گئے اور تماشائی بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

یعنی ان مسلمانوں کی مسجدیں ہر قسم کے رنگ و روغن اور خوبصورتیوں سے مزین اور منقش ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔

قادیان کی صدا

تب ان مسجدوں کو نئی زندگی عطا کرنے والا خدا کا مامور آیا جس نے قادیان کی چھوٹی سی مسجد سے دنیا کو توحید کی طرف بلایا اور خدا تعالیٰ نے اسے بشارت دی

مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ

(براہین احمدیہ جلد 4 صفحہ 559)

یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جاوے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"یہ پیشگوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اس مسجد میں ہوں گے۔ چنانچہ اب تک اس مسجد میں بیٹھ کر ہزارہا آدمی بیعت توبہ کر چکے ہیں۔ اسی میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں۔ اور اسی میں بیٹھ کر کتب جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا نماز پڑھتا ہے اور وعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ (نزول المسیح صفحہ 147)

آج مسیح موعودؑ کی جماعت 130 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ کی متابعت میں زمین کے چپے چپے پر مسجدیں بنانے کے لئے کوشاں ہے اور اس کا ماٹو ہے

کریں گے ہر جگہ تشکیل مسجدِ نبوی
ہر اک زمیں کو بنائیں گے سر زمینِ حجاز

مگر ہر مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے۔ اور یاد رہے

کہ مسجد کی زینت بلند میناروں سے نہیں پاک دل والے نمازیوں سے ہوتی ہے۔ مسجدوں کی روشنی قمقموں سے نہیں تقویٰ اور نیکی کے چراغوں سے ہوتی ہے اور یہی مساجد کی تعمیر کا اصل مقصد ہے۔

آدابِ مساجد

اس ضمن میں مساجد کے بعض اہم آداب کا ذکر کیا جاتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں۔

1۔ مسجد میں پاک نیت اور محض خدا کی خاطر آئیں۔
2۔ بہتر ہے کہ مسجد میں آنے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔
3۔ مسجد میں مقررہ دعا کر کے داخل ہوں اور دعا کر کے واپس جائیں۔
4۔ دخول کے وقت پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھیں اور واپسی پر پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں۔
5۔ دل کے تقویٰ کے ساتھ ظاہری لحاظ سے بھی صاف لباس اور زینت اختیار کرنے کا حکم ہے۔
6۔ مسجد میں وقار کے ساتھ آئیں اور ذکر الٰہی میں وقت گزاریں۔
7۔ مسجد میں داخل ہو کر شکرانہ کے طور پر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا سنت ہے۔
8۔ مسجد میں کسی قسم کا شور یا دنیاوی امور پر گفتگو کرنا سختی سے منع ہے۔
9۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کی سخت ممانعت ہے۔
10۔ مسجد میں بو والی چیزیں کھا کر آنا منع ہے۔
11۔ نماز کے وقت اگلی صفیں پہلے پر کی جائیں اور پھر بعد کی۔
12۔ نماز میں صفیں سیدھی ہوں اور کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا ہوا ہونا چاہیئے۔

مساجد کی صفائی اور نظافت

مساجد کی صفائی اور نظافت کا مضمون نسبتاً تفصیلی گفتگو چاہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب اتخاذ المساجد فی الدور)

مسجد کی صفائی میں حضورؐ خود ذاتی طور پر دلچسپی لیتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے مسجد میں دیوار پر دھبے دیکھے تو آپؐ نے کھجور کی ٹہنی سے کھرچ کھرچ کر وہ تمام دھبے مٹائے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب حک البزاق)

ایک مرتبہ حضورؐ نے مسجد کی دیوار پر ایک تھوک کا دھبہ دیکھا تو سخت ناراض ہوئے۔ ایک انصاری عورت نے اس دھبے کو مٹایا اور خوشبو اس جگہ ملی تو بہت خوش ہوئے اور اسکی تعریف فرمائی۔ (نسائی کتاب المساجد باب تخلیق المساجد)

ایک خاتون ام محجن نامی مسجد نبویؐ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ وہ ایک رات فوت ہو گئی تو صحابہؓ حضورؐ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے اطلاع نہ دی اور اسے دفن کر دیا۔ بعد میں حضورؐ کو پتہ لگا تو اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لئے دعا کی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کنس المسجد)

حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے مسجد کی صفائی کی بدولت اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے۔ (الترغیب والترہیب کتاب الصلوٰۃ۔ باب الترغیب فی تنظیف المسجد)

حضرت عمرؓ بھی اپنے آقا کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر مسجد کو خود ہاتھوں سے صاف کرتے تھے۔ مسجد قبا میں جاتے اور اس میں جھاڑو دیتے تھے۔ (وفاءالوفاء جلد2 صفحہ20)

حضورؐ نے مسجد میں خوشبو لگانے کا بھی حکم دیا۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا ہوا تھا کہ ہر جمعہ مسجد نبویؐ کو خوشبو سے دھونی دی جائے۔ حضرت نعیم بن عبداللہ باقاعدگی سے یہ خدمت سرانجام دیتے تھے اس لئے ان کا نام ہی نعیم مجمر

(دھونی دینے والا) پڑگیا تھا۔ (زاد المعاد جلد اول صفحہ 154)

جمعہ اور عیدین اور دیگر خاص مواقع پر نمازیوں کو نہا دھو کر اور خوشبو لگا کر آنے کی خصوصی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ جمعہ کے دن جس جگہ سجدہ کرتے تھے وہاں سے کئی کئی دن خوشبو آتی رہتی تھی۔ (سیرۃ المہدی جلد 2 صفحہ 20)

یہ ظاہری صفائی اور زینت انسان کے باطن پر اثر انداز ہوگی اور انسان ایک پاک صاف ماحول میں اپنے قادر مطلق کو یاد کرے گا تو اس کا دل ایک عجیب لذت اور اطمینان پائے گا اور درحقیقت مسجد کی اصل زینت اور رونق انہی دلوں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ایسے بے شمار پاک دل عطا کرتا رہے جو عبادت کی اس کی پوری شرائط کے ساتھ کماحقہ ادا کرنے والے ہوں اور وہ دنیا کے لئے امن اور رحمت کا سایہ بن جائیں جن کے نیچے کل عالم آرام کرنے والا ہو۔

مسجد خدا کا گھر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ارشاد

9 اکتوبر 1980 کو مسجد بشارت اسپین کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا۔

"مسجد ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں۔ خواہ وہ غریب ہوں یا امیر۔ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ... اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے ہمیں انکساری سکھاتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ انسانیت کا یہی تقاضہ ہے

(دورہ مغرب۔ صفحہ 544)

مساجد عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے مخصوص ہیں

مساجد کا احترام ضروری ہے

مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں انسان جب ان میں داخل ہو تو اسے اللہ کے ان گھروں کا احترام اور آداب پوری طرح ملحوظ رکھنے چاہئیں مساجد کی ایک شان اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی ہے:۔

مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا۔
(سورۃ الحج 22: 41)

کہ مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کا نام بڑی کثرت سے لیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

انما ھی لذکر اللہ تعالی وقراءۃ القرآن (مسلم کتاب الصلوۃ)

کہ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کے لیے ہوتی ہیں

دوست جب مسجد میں آئیں تو عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ اس سلسلے میں حضرت مصلح موعودؓ نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مساجد خدا کا گھر کہلاتی ہیں اور مساجد وہ مقام ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں مگر لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو وہ ہزار قسم کی بکواس کرتے ہیں آپس میں دنیوی معاملات پر لڑتے جھگڑتے ہیں... انہیں تو چاہیے تھا کہ جب تک مسجد میں رہتے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کی زبانیں تر رہتیں مگر وہ بجائے ذکر الٰہی کے دنیوی امور میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب بن جاتے ہیں... تعجب آتا ہے کیوں ابھی تک لوگوں کو اتنی موٹی بات بھی معلوم نہیں ہوئی کہ انہیں مساجد کا احترام کرنا چاہیئے اور لغو باتوں کی بجائے ذکر الٰہی میں اپنا وقت گزارنا چاہیئے" (تفسیر کبیر سورہ الفجر 542)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم مساجد کے آداب کو پورے طرح پر ملحوظ رکھ کر رضائے الٰہی کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔ آمین۔

مسجد بیت الرحماں

مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب

لِلّٰہِ الحمد مکمل ہوئی مسجد ذیشاں
نام بھی اس کا بہت خوب ہے بیت الرحمٰن

ایک مدت سے تمنا تھی یہ مسجد بن جائے
ارضِ تثلیث میں توحید کا اونچا ہو نشاں

شکرِ ایزد کہ جماعت کو یہ توفیق ملی
سب دعائیں ہوئیں مقبول بفضلِ خدا

ان فضاؤں میں بھی تکبیر خدا ہوگی بلند
اس کے مینار سے اب گونجے گی آوازِ اذاں

ہونگے از فضلِ خدا فیض کے چشمے جاری
اب بٹے گی یہاں سے دولتِ علم و عرفاں

ہو جماعت کو مبارک کہ بفضلِ ایزد
بیت رحماں ہے تجلّی گہِ نورِ فرقاں

مسجد اللہ کا گھر ہوتی ہے گہوارۂ امن
بہر ماحول ہے یہ رحمتِ مولیٰ کا نشاں

افتتاح اس کا مبارک ہو بدستِ طاہر
جن کا یہ عہد سعادت ہے عطاءِ یزداں

یا الٰہی میرے آقا کو سلامت رکھیو
ان کے ہاتھوں پہ دکھا دینِ کے غلبہ کا نشاں

اپنے مولیٰ سے بصد عجز ہے بسملؔ کی دعا
اس کو آباد سدا رکھیں عبادُ الرحماں

تبریک تعمیر بیت الرحمٰن واشنگٹن امریکہ

ازعبدالقدیر شاہد کینیڈا

مبارک اہلِ امریکہ مبارک صد مبارک ہو۔
واشنگٹن میں تمہیں تعمیر مسجد صد مبارک ہو

ایم ایم احمد کو اور احباب کو ہمت مبارک ہو
یہ بیت اللہ کی تعمیر کی خدمت مبارک ہو

اساس اسکی ہے تقویٰ پر تو قربانی بنا اس کی
رضائے ربِّ رحماں سے معطر ہے فضا اسکی

عبادت کا قیام ہو گا فرشتوں کا نزول ہوگا
خلوص و عشق سے معمور ہر سجدہ قبول ہوگا۔

اٹھے گا نعرۂ تکبیر اب تثلیث کے گھر سے
هُوَاللّٰهُ اَحَد بولیں گے سب تثلیث کے گھر سے

وہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کل عالم کو سنائیں گے
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صبح و شام گائیں گے

صلیبیں توڑ کر اسلام کا جھنڈا بلند ہو گا
محمدؐ کی غلامی میں جو آیا سربلند ہو گا

خلیفۃ المسیح آئیں گے کیسا افتتاح ہو گا
عجب نظارہ ہو گا اور عجب یہ افتتاح ہو گا

سنے گا سب جہاں آواز اس داعی الی اللہ کی
منادی ہو گی کل عالم میں اب نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہ کی

نظارے ایم ٹی اے دکھلائے گا ارضی مکینوں میں
خوشی کی باتیں ہوں گی سب سماوانی مکینوں میں

جو سمجھے تھے کہ ہجرت سے گھٹی عظمت خلیفہ کی
وہ دیکھیں گے کہ اب کیسی بڑھی شہرت خلیفہ کی

مسیحا کی جماعت کو یہ خدمت صد مبارک ہو
مبارک دوستو تم کو خلافت صد مبارک ہو

مبارک ہے خلافت کا ہر اک فرماں بجالانا
مبارک ہے خلافت کیلئے قرباں ہو جانا